بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سورة النازعات

فَقَالَ أَنَا۠ رَبُّكُمُ ٱلۡأَعۡلَىٰ ﴿٢٤﴾ فَأَخَذَهُ ٱللَّهُ نَكَالَ ٱلۡأٓخِرَةِ وَٱلۡأُولَىٰٓ ﴿٢٥﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبۡرَةً
لِّمَن يَخۡشَىٰٓ ﴿٢٦﴾

2015 – " قال لي جبريل : لو رأيتني و أنا آخذ من حال البحر فأدسه في فم فرعون مخافة أن تدركه الرحمة " .

قال الألباني في " السلسلة الصحيحة " 5 / 26 :

جبریل نے مجھے کہا کہ کاش آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں سمندر کی ریت فرعون کے منہ میں ٹھونس رہا تھا اس ڈر سے کہ کہیں اللہ کی رحمت اسے پا نہ لے۔

وَأَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ وَنَهَى ٱلنَّفۡسَ عَنِ ٱلۡهَوَىٰ ﴿٤٠﴾ فَإِنَّ ٱلۡجَنَّةَ هِيَ ٱلۡمَأۡوَىٰ ﴿٤١﴾

954 – " من خاف أدلج و من أدلج بلغ المنزل ألا إن سلعة الله تعالى غالية ألا إن سلعة الله الجنة -------- .

جو ڈر گیا وہ داخل ہوگیا اور جو داخل ہوگیا وہ منزل پر پہنچ گیا ، سن لو اللہ کا سودا بڑا مہنگا ہے سن لو اللہ کا سودا جنت ہے۔

سورة المطففين

كَلَّآ إِنَّ كِتَـٰبَ ٱلۡأَبۡرَارِ لَفِى عِلِّيِّينَ ﴿١٨﴾ وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا عِلِّيُّونَ ﴿١٩﴾

1281 – « صَلاَةٌ فِي أَثَرِ صَلاَةٍ لاَ لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ ». [ابو داود]

ایک نماز کے بعد دوسری نماز اسطرح کہ ان کے درمیان کوئی لغو نہ ہو،[اس عمل سے]
علیین میں نام درج ہو جاتا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ أَجۡرَمُواْ كَانُواْ مِنَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ يَضۡحَكُونَ ﴿٢٩﴾ وَإِذَا مَرُّواْ بِهِمۡ يَتَغَامَزُونَ
﴿٣٠﴾ وَإِذَا ٱنقَلَبُوٓاْ إِلَىٰٓ أَهۡلِهِمُ ٱنقَلَبُواْ فَكِهِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا رَأَوۡهُمۡ قَالُوٓاْ إِنَّ هَـٰٓؤُلَآءِ
لَضَآلُّونَ ﴿٣٢﴾

2169 – " لو تعلمون ما لكم عند الله عز وجل ، لأحببتم لو أنكم تزدادون حاجة و فاقة " .: " كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى بالناس خر رجال من قامتهم في الصلاة ، لما بهم من الخصاصة و هم من أصحاب الصفة حتى يقول الأعراب : إن هؤلاء مجانين ، فإذا قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلاة انصرف إليهم ، فقال : " فذكره

قال الألباني في " السلسلة الصحيحة " 5 / 202 :

جب نبی لوگوں کو نماز پڑھاتے تو کچھ لوگ حالت قیام میں بھوک کی وجہ سے گر جاتے اور وہ اصحاب صفه تھے یہاں تک که گزرنے والے بدو کہتے که یه پاگل ھیں ۔ جب نبی صلی الله علیه وسلم نے نماز پوری کر لی تو آپ ان کی طرف متوجه ھوئے اور فرمایا : "اگر تم جان لو جو تمھارے لیے الله کے پاس ھے تو تم پسند کرو که تمھارے فقر و فاقه میں اضافه ھو جائے۔

سورة الانشقاق

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ﴿٨﴾

539 - " إن أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة أن يقال له : ألم أصح لك جسمك و أروك من الماء البارد ؟ " .

قال الألباني في "السلسلة الصحيحة" 2 / 67

قیامت کے دن سب سے پہلے جو بندے کا حساب لیا جائے گا تو اسے کہا جائے گا ۔ کیا میں نے تمھارے لیے تمھارا جسم درست نہیں کیا تھا اور میں نے تمھیں ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟

سورة البلد

فَلَا ٱقْتَحَمَ ٱلْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا ٱلْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾

171/127(صحيح) – عن أبي مسعود قال: كنت أضرب غلاماً لي، فسمعت من خلفي صوتاً : "اعلم أبا مسعود! لله أقدر عليك منك عليه "، فالتفتّ، فإذا هو رسول الله صلى الله عليه وسلم . قلت : يا رسول الله ! فهو حرّ لوجه الله . فقال: " أما لو لم تفعل لمستك النار"، أو : " للفحتك النار".

حضرت ابو مسعود کہتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی کہ اے ابو مسعود جان لو کہ اللہ کو تم پر اس سے بھی زیادہ قدرت حاصل ہے۔ میں نے منہ پھیر کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ عرض کیا یا رسول اللہ یہ غلام اللہ کے لیے آزاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اگر تم آزاد نہ کرتے تو جہنم کی آگ تمھیں پا لیتی یا لپک لیتی۔

سورة الليل

فَأَمَّا مَنۡ أَعۡطَىٰ وَٱتَّقَىٰ ﴿٥﴾ وَصَدَّقَ بِٱلۡحُسۡنَىٰ ﴿٦﴾ فَسَنُيَسِّرُهُۥ لِلۡيُسۡرَىٰ ﴿٧﴾

1635 – " إن الله رضي لهذه الأمة اليسر و كره لهم العسر ، (قالها ثلاث مرات) و إن هذا أخذ بالعسر و ترك اليسر " .

قال الألباني في " السلسلة الصحيحة " 4 / 178 :

بے شک اللہ تعالی نے اس امت کے لیے آسانی پسند کی ہے اور اس کے لیے تنگی کو ناپسند کیا ہے۔ [یہ بات تین دفعہ کہی] اور اس امت نے تنگی کو پکڑ لیا اور آسانی کو چھوڑ دیا۔

وَسَيُجَنَّبُهَا ٱلْأَتْقَى ﴿١٧﴾ ٱلَّذِى يُؤْتِى مَالَهُۥ يَتَزَكَّىٰ ﴿١٨﴾ وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُۥ مِن نِّعْمَةٍ
تُجْزَىٰٓ ﴿١٩﴾ إِلَّا ٱبْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ ٱلْأَعْلَىٰ ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ﴿٢١﴾

2224 فَجَاءَ النَّبِىُّ –صلى الله عليه وسلم– وَعَلَى رَأْسِهِ أَثَرُ مَاءٍ فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا نَرَاكَ الْيَوْمَ طَيِّبَ النَّفْسِ . فَقَالَ « أَجَلْ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ». ثُمَّ أَفَاضَ الْقَوْمُ فِى ذِكْرِ الْغِنَى فَقَالَ « لاَ بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنِ اتَّقَى وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقَى خَيْرٌ مِنَ الْغِنَى وَطِيبُ النَّفْسِ مِنَ النِّعَمِ ».

آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرما کر تشریف لائے تھے۔ بعض لوگوں نے عرض کیا! آج ہم آپ کو خوش دیکھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں، اللہ کا شکر ہے" پھر لوگوں نے خوشحالی [اور دولت مندی] کا ذکر چھیڑ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " متقی آدمی کے لیے دولت مند ہونے میں حرج نہیں۔ اور متقی کے لیے صحت دولت سے بہتر ہے۔ اور طبیعت کا خوش ہونا بھی [اللہ کی] نعمت ہے۔

سورة الضحى

وَٱلضُّحَىٰ ﴿١﴾ وَٱلَّيۡلِ إِذَا سَجَىٰ ﴿٢﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ﴿٣﴾ وَلَلۡأَخِرَةُ خَيۡرٌ لَّكَ
مِنَ ٱلۡأُولَىٰ ﴿٤﴾ وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيكَ رَبُّكَ فَتَرۡضَىٰٓ ﴿٥﴾ أَلَمۡ يَجِدۡكَ يَتِيمًا فَـَٔاوَىٰ ﴿٦﴾
وَوَجَدَكَ ضَآلاًّ فَهَدَىٰ ﴿٧﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلاً فَأَغۡنَىٰ ﴿٨﴾ فَأَمَّا ٱلۡيَتِيمَ فَلَا تَقۡهَرۡ ﴿٩﴾
وَأَمَّا ٱلسَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ ﴿١٠﴾ وَأَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ﴿١١﴾

سورة الم نشرح

أَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ ﴿١﴾ وَوَضَعۡنَا عَنكَ وِزۡرَكَ ﴿٢﴾

2538 – " سألت ربي مسألة و ودت أني لم أسأله ، قلت : يا رب ! كانت قبلي رسل منهم من سخرت له الرياح و منهم من كان يحيي الموتى ، [و كلمت موسى] . قال : ألم أجدك يتيما فآويتك ؟ ألم أجدك ضالا فهديتك ؟ ألم أجدك عائلا فأغنيتك ؟ ألم أشرح لك صدرك و وضعت عنك وزرك ؟ قال : فقلت بلى يا رب ! [فوددت أن لم أسأله] " .

قال الألباني في " السلسلة الصحيحة " 6 / 86 :

میں نے اپنے رب سے ایک سوال پوچھا کاش کہ میں وہ نہ پوچھتا، میں نے کہا: "اے میرے رب مجھ سے پہلے جو رسول تھے ان میں سے کسی کے لیے تو نے ہوائیں مسخر کردیں اوران میں سے کوئی مردوں کو زندہ کردیتا تھا اور موسی علیہ السلام سے تو، تو نے

کلام کیا۔ اللہ نے فرمایا۔ کیا میں نے تجھے یتیم پایا تو تجھے ٹھکانا نہیں دیا؟ کیا میں نے تجھے راہ سے بھولا ہوا پایا تو تجھے ہدایت نہیں دی؟ کیا میں نے تجھے مفلس نہیں پایا تو تجھے مال دار کردیا؟ کیا میں نے تیرا سینہ تیرے لیے کھول نہیں دیا؟ کیا میں نے تیرا بوجھ اتار نہیں دیا ؟ ۔ فرمایا: "کیوں نہیں اے میرے رب [پس کاش میں نے اپنے رب سے یہ سوال نہ پوچھے ہوتے]۔